سلسلہ خطبہ 16
خطبہ جمعۃ المبارک
خطب رائٹر
ابوضیاء تنزیل عابد
مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا
عنوان:
تین اعمال
تین انعام
زیر اہتمام
شعبہ تبلیغ جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

اہم عناصر:

- زبان کی حفاظت کرنا
- اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر پیش کرنا

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ[النحل:97]

ذی وقار سامعین!

ہر انسان عام طور پر اور ہر مومن خاص طور پر یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اپنا عذاب روک لے، دنیا اور آخرت میں مجھے کوئی عذاب نہ دے۔ دیکھا جائے تو یہی سب سے بڑی کامیابی و کامرانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ[آل عمران:85]

"پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا۔"

مطلب یہ ہے کہ جو شخص کل قیامت والے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گیا وہ حقیقی کامیاب و کامران ہے اور جو شخص کل قیامت والے دن جہنم میں چلا گیا تو اس جیسا خسارے والا کوئی انسان نہیں ہو گا۔ اس لئے ہر وقت جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے خاص اور مقرب بندوں (عباد الرحمٰن) کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ جہنم کے عزاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا [الفرقان:65]

"اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب ہمیشہ چمٹ جانے والا ہے۔"

اور آقا علیہ السلام نے جہنم سے پناہ مانگنے کا فائدہ ارشاد فرمایا ہے؛

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنْ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ النَّارِ [ترمذی:2572 صححہ الالبانی]

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے، اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ اس کو جہنم سے نجات دے'۔

اور وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے، مجھے اپنی رحمت کی آغوش میں رکھے تا کہ میں لوگوں کے سامنے ذلیل نہ ہو جاؤں، کیونکہ جب عیب ظاہر ہوتے ہیں تو غیر

تو غیر اپنے بھی منہ پھیر لیتے ہیں اور اتنے طعنے دیتے ہیں کہ بندے کا زندہ رہنے کو دل ہی نہیں کرتا۔ کیونکہ ہر بندے کے کچھ نہ کچھ پوشیدہ معاملات ہوتے ہیں، جیسے کہتے ہیں کہ

"ہر انسان کی دو کہانیاں ہوتی ہیں، ایک وہ جو وہ سب کو سُناتا ہے، دوسری وہ جو وہ سب سے چھپاتا ہے۔"

اور یہ چھپی کہانی ہوتی ہے انسان چاہتا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا لازمی پڑھا کرتے تھے؛

اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي [أبو داؤد: 5074 صححہ الالبانی]

کہ اے اللہ! میرے عیب چھپا دے۔ مجھے میرے اندیشوں اور خطرات سے امن عنایت فرما۔

اور وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ جب میں اللہ کے سامنے اپنا عذر پیش کروں، معافی مانگوں تو اللہ تعالیٰ میرا عذر اور میری توبہ قبول کر کے میری بخشش ومغفرت فرمادے۔

آج کے خطبہ جمعہ میں ایسے تین اعمال کو سمجھیں گے جن کو کرنے سے اللہ تعالیٰ اپنا عذاب بھی روک لیتے ہیں، عیبوں پر پردہ بھی ڈالتے ہیں اور توبہ قبول بھی فرماتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں وعدہ ہے کہ جو شخص نیک اعمال کرتا ہے اس کے لئے پاکیزہ زندگی اور بہترین اجر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [النحل: 97]

"جو بھی نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یقیناً ہم اسے ضرور زندگی

بخشیں گے، پاکیزہ زندگی اور یقیناً ہم انھیں ان کا اجر ضرور بدلے میں دیں گے، ان بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔"

آیئے ان تین اعمال کو تھوڑا تفصیل سے سمجھیں جن کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تین انعام عطاء فرماتے ہیں۔

عن أنس بن مالك مرفوعا: «من كَفّ غَضَبَه كَفَّ اللهُ عَنْه عَذَابَه ، وَمَنْ خَزَن لِسَانَه سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللهِ قَبِلَ اللهُ عُذْرَهُ». [سلسلہ صحیحہ:418]

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ جس شخص نے اپنے غصے پر قابو پالیا، اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک لے گا اور جس شخص نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا اور جو شخص اللہ سے معذرت کرے گا اللہ اس سے اس کی معذرت قبول کرے گا۔

1۔ غصّے پر قابو پانا

اس حدیث میں آقا علیہ السلام نے پہلی بات یہ ارشاد فرمائی کہ

من كَفّ غَضَبَه كَفَّ اللهُ عَنْه عَذَابَه

"جس شخص نے اپنے غصے پر قابو پالیا، اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک لے گا۔"

غصّے پر قابو پانے کی اہمیت:

- اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اہلِ جنت کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛

الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ [آل عمران:134]

"جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

❁ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ [الشوری:37]

"اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے ہوتے ہیں وہ معاف کر دیتے ہیں."

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ» [بخاری:6114]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔بے قابو نہ ہو جائے۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ [مسلم:6592]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو

عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی شخص (صرف اور صرف) اللہ کی خاطر تواضع (انکسار) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔"

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: «لاَ تَغْضَبْ» فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: «لاَ تَغْضَبْ» [بخاری:6116]

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے آپ کوئی نصیحت فرما دیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔

❁ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُخَيِّرَهُ اللَّهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ [ابوداؤد:4777 حسنہ الالبانی]

ترجمہ: جناب سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص غصہ پی جائے جبکہ وہ اس پر عمل درآمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ اسے قیامت کے دن برسر مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حور عین میں سے جسے چاہے منتخب کر لے۔"

غصّہ کے وقت کیا کریں؟

1۔ سب سے پہلے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہئے کیونکہ وہی اصل محرک ہے جو دل میں وسوسہ ڈال کر طبیعت کے اندرونی حصے سے غصہ کو باہر نکال دیا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ [الأعراف:200]

ترجمہ: اگر تمہیں شیطان کی طرف سے چوکا لگے (یعنی شیطان غصے کو مشتعل کر دے) تو اللہ کی پناہ مانگ یقیناوہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا غَضِبَ الرجلُ فقال أعوذُ باللهِ سَكَنَ غضبُه[صحيح الجامع:695]

ترجمہ: جب آدمی کو غصہ آئے اور اللہ سے پناہ مانگ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

صحیحین میں دو شخص کے گالی گلوج کا ذکر ہے، ان میں سے ایک کا چہرہ غصے میں سرخ ہو جاتا ہے اور رگیں پھول جاتی ہیں، آپ ﷺ نے اس غصہ ہونے والے شخص کے پاس آکر فرمایا:

إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب عنه: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

[بخاري:3282، مسلم:2610]

ترجمہ: میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کی یہ کیفیت دور ہو جائے، وہ کلمہ ہے "أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

2۔ اس کے بعد فوراً زبان پہ خاموشی اختیار کر لینی چاہئے کیونکہ جس قدر زبان کھولے گا، غلط الفاظ نکلیں گے اور غصہ میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا، اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا:

إذا غَضِبَ أحدُكم فلْيسكتْ[صحيح الجامع:693]

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے خاموشی اختیار کرنا چاہئے۔

3۔ اپنی حالت تبدیل کر لینا چاہئے یعنی کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں اور بیٹھے ہوں یا بیٹھنے سے غصہ دور نہ ہو تو لیٹ جائیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

إذا غضبَ أحدُكم وهو قائمٌ فلْيجلسْ، فإن ذهبَ عنه الغضبُ وإلاَّ فلْيَضْطَجِعْ

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ جائے، اب اگر اس کا غصہ رفع ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ پھر لیٹ جائے۔ [أبو داود: 4782 صححہ الالبانی]

2۔ زبان کی حفاظت کرنا

اس حدیث میں آقا علیہ السلام نے دوسری بات یہ ارشاد فرمائی؛

وَمَنْ خَزَنَ لِسَانَہ سَتَرَ اللہُ عَوْرَتَہُ

"اور جس شخص نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔"

زبان کی حفاظت کا حکم:

زبان کی حفاظت بہت زیادہ ضروری ہے۔ اس لئے کہ قرآن وحدیث میں اس کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا [بنی اسرائیل: 53]

"اور میرے بندوں سے کہہ دے وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو، بے شک شیطان ان کے درمیان جھگڑا اڈالتا ہے۔ بے شک شیطان ہمیشہ سے انسان کا کھلا دشمن ہے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ» [بخاری: 6475]

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

زبان کی حفاظت کی اہمیّت وفضیلت:

زبان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بہت بڑی نعمت ہے، جو بندہ زبان کی حفاظت نہیں کرتا اور جو منہ میں آئے بولتا رہتا ہے۔ ایسا بندہ اپنا بہت زیادہ نقصان کرتا ہے۔ کیونکہ زبان کے بول کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

❁ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ[بخاری:10]

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

❁ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنْ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا [ترمذی:2407 صحیحہ الالبانی]

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے سارے اعضاء زبان کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

توہمارے سلسلے میں اللہ سے ڈر اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔'

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ» [بخاری:6478]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی رضامندی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ، مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ المَشْرِقِ» [بخاری:6477]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کتنی کفر اور بے ادبی کی بات ہے) جس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور گر پڑتا ہے جتنی پچھم سے پورب دور ہے۔

❁ جناب سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی تھے کہ ایک آدمی نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور انہیں اذیت دی، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے پھر دوسری بار اذیت دی تو

ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے پھر تیسری بار اذیت دی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے بدلے میں کچھ کہا۔ جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے بدلہ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ [أبو داود: 4896 حسنہ الالبانی]

”آسمان سے ایک فرشتہ اترا تھا جو اس آدمی کو اس کے کہے پر جھٹلا رہا تھا۔ جب تم نے اس سے بدلہ لیا تو شیطان آ گیا۔ اور جب شیطان آ گیا تو میں نہیں بیٹھ سکتا۔

❁ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الجَنَّةَ» [بخاری: 6474]

ترجمہ: سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دے دے میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔

❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ایک دن جبکہ ہم چل رہے تھے میں آپ کے قریب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: تو نے بڑی عظیم بات پوچھی ہے اور جس کے لیے اللہ آسان کر دے اس

کے لیے یہ آسان بھی ہے۔ پھر آقا علیہ السلام نے جنت میں لے جانے والے کئی اعمال بتائے۔ اس حدیث کے آخر میں ہے

ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ؟» قُلْتُ: بَلَى، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ، فَقَالَ: «تَكُفُّ عَلَيْكَ هَذَا» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ، إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟»

آقا علیہ السلام نے فرمایا: میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جس پر ان سب کا مدار ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! تب نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اسے روک کر رکھنا۔ میں نے کہا: اللہ کے نبی! ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہمارا مؤاخذہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا: معاذ! تیری ماں تجھے روئے۔ لوگوں کو (جہنم کی) آگ میں چہروں کے بل گھسیٹنے والی چیز ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلوں کے سوا اور کیا ہے؟ [ابن ماجہ: 3973 صححہ الالبانی]

3۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر پیش کرنا

اس حدیث میں آقا علیہ السلام نے تیسری بات یہ ارشاد فرمائی؛

وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللهِ قَبِلَ اللهُ عُذْرَهُ

"اور جو شخص اللہ سے معذرت کرے گا اللہ اس سے اس کی معذرت قبول کرے گا۔"

مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے حضور توبہ کرلیتا ہے، اپنا عذر اللہ کے ہاں پیش کرتا ہے تو اللہ اسکی معذرت اور توبہ قبول کرلیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ بندے کو احساس ہو کہ میں نے گناہ کیا ہے، میری غلطی ہے، مجھ سے بھول ہو گئی ہے اور وہ دل سے چاہتا ہے کہ میرا اللہ میری توبہ قبول کرلے اور مجھے معاف فرمادے۔ یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہوتا ہے کہ بندے کو

احساس ہو جائے کہ میں گناہگار، خطاکار اور پاپی ہوں۔ ورنہ کتنے ایسے لوگ ہیں جو گناہ پہ گناہ کیے جارہے ہیں لیکن ان کو کوئی احساس ہی نہیں ہے کہ ہم گناہگار ہیں اور ہمارا کوئی پروردگار ہے تو ایسے بندوں کو اللہ تعالیٰ معاف بھی نہیں فرماتے کیونکہ انہوں نے اللہ کے حضور توبہ نہیں کی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کہا: اے میرے رب! میں تیرا ہی گنہگار بندہ ہوں تو مجھے بخش دے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا؛

أَعَلِمَ عَبْدِی أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِی

"میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا"

پھر بندہ رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

أَعَلِمَ عَبْدِی أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِی

"میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے میں سزا بھی دیتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔"

پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ گناہ سے رکا رہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کیا: اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

أَعَلِمَ عَبْدِی أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِی ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

"میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ورنہ اس کی وجہ سی سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین مرتبہ، پس اب جو چاہے عمل کرے۔" [بخاری:7507]

اس حدیث سے استغفار کی بھی بڑی فضیلت ثابت ہوئی بشرطیکہ گناہوں سے تائب ہوتا جائے اور استغفار کرتا رہے تو اس کو ضرر نہ ہو گا۔ استغفار کی تین شرطیں ہیں۔ گناہ سے الگ ہو جانا، نادم ہونا، آگے کے لیے یہ نیت کرنا کہ اب نہ کروں گا۔ اگر پھر گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے۔

❁ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'سارے انسان خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ [ترمذی:2499 حسنہ الالبانی]

❁ عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ (مرَّ رجلٌ ممن كان قبلكُم بجُمجُمة، فنظر إليها، فحدّث نفسه بشيءٍ ثم قال: يا ربِّ! أنت أنت، وأنا وأنا، أنت العوادُ بالمغفرةِ، وأنا العوادُ بالذنوب! وخرّ للهِ ساجداً، فقيل له: ارفع رأسك، فأنت العوّادُ بالذّنوبِ، وأنا العوّادُ بالمغفرةِ، [فرفع رأسه، فغُفِر له])[سلسلہ صحیحہ:2338]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم سے پہلے والے لوگوں میں سے ایک آدمی (کا ذکر ہے، وہ) ایک کھوپڑی کے پاس سے گزرا، اس نے اس کی طرف دیکھا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا۔ پھر اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو بڑی عظیم ذات ہے اور میں بڑا کمزور ہوں، تو بار بار بخشنے والا ہے اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں، پھر اللہ کے سامنے سجدے میں گر پڑا، (غیبی آواز آئی) اسے کہا گیا: اپنا سر اٹھاؤ، تو بار بار گناہ کرنے والا ہے

اور میں بار بار بخشنے والا ہوں۔ سو اس نے اپنا سر اٹھایا اور (اللہ تعالیٰ نے) اسے بخش دیا۔"

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جو بندہ اللہ سے ڈر جاتا ہے اور اسے اِحساس ہو جاتا ہے کہ میرا کوئی رب ہے تو اس کا عذر اور اسکی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔

❁ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون ناحق کئے تھے پھر وہ (نادم ہوا) مسئلہ پوچھنے نکلا۔

فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ

وہ ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے پوچھا، کیا اس گناہ سے توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ درویش نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا۔

پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس کو ایک درویش نے بتایا کہ فلاں بستی میں چلا جا (وہ آدھے راستے بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کو موت واقع ہو گئی۔ مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم جھگڑا ہوا۔ (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نصرہ نامی بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لیے جارہا تھا) حکم دیا کہ وہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے وہ نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ

قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ [بخاری:3407]

اب دونوں کا فاصلہ دیکھوں اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں سے وہ توبہ کے لیے جارہا تھا) ایک بالشت نعش سے نزدیک پایا اس لیے وہ بخش دیا گیا۔

اس بندے کو اِحساس ہو گیا کہ میں گنہگار ہوں اور اس نے کوشش کی کی اللہ مجھے کسی نہ کسی طرح معاف کر دے تو اللہ تعالٰی نے اس کو معاف کر کے جنتوں کا وارث بنادیا۔

ہمارے خطباتِ جُمعہ حاصِل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال / واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509